

# غزہ میں حماس کی طرف سے غداروں کی سزا تے موت

غزہ میں حالیہ واقعات - حماس کی طرف سے تعاون کاروں کی سزا تے موت - نے عالمی میدیا اور سو شل پلیٹ فارمز پر ایک شدید بحث کو دوبارہ بھڑکا دیا ہے۔ ان اقدامات کے بعد، ایک مانوس نمونہ سامنے آیا ہے: حسپارہ بیانیوں کے ساتھ منسلک بصیرہ نگار نیزی سے فلسطینیوں کو "غیر مہذب" کے طور پر مذمت کرتے ہیں، اور فلسطینی حامیوں پر اپنا اخلاقی غصہ اس بات پر مرکوز کرتے ہیں کہ وہ ایسی سزاویں کی اسی شدت سے مذمت نہیں کرتے۔ یہ الزامات نتے نہیں ہیں۔ یہ فلسطینی مزاحمت کو غیر قانونی قرار دینے اور غزہ اور وسیع تر فلسطینی آبادی پر عائد کردہ غیر مناسب تشدد اور منظم جبر سے توجہ ہٹانے کی ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہیں۔

## غداری کا ایک مختصر تاریخچہ

تاریخ کے ہر جنگ میں، ریاستیں تعاون کاروں کو بھرتی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ افراد جو پیسوں، طاقت یا بقا کے بد لے اپنی طرف کو دھوکہ دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران فرانسیسی مزاحمت اور نازی مخبروں سے لے کر، عراق اور افغانستان میں امریکی فوجی کارروائیوں تک، اور پھر اسرائیل کے فلسطین پر قبضے تک، منطق وہی رہتی ہے: انٹیلی جنس ایک طاقتوں ہتھیار ہے، اور غداری اس کی قیمت ہے۔ غزہ اس سے مستثنی نہیں ہے۔ تاہم، اس تناظر میں نام نہاد "غداروں" کے خلاف رد عمل ایک خاص طور پر زہریلے اور منافقانہ عینک کے ذریعے فلٹر کیا جاتا ہے۔

## غداروں کا قابل ذکر انتخاب

"یرغما لیوں کو گھر واپس لانے" اور "غزہ کو بھوک سے مرنے نہ دینے" کے بارے میں لاتعداد عوامی پیغامات کے بعد، کوئی توقع کر سکتا تھا کہ اسرائیل نے یرجمالیوں کی بازیابی میں مدد کرنے والے اتحادیوں کو تلاش کرنے کو ترجیح دی ہوگی۔ لیکن حقیقت ایک مختلف ایجنسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسرائیل نے ایک مجرمانہ گروہ کی حمایت کی، جسے "عوامی قویں" کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کی قیادت یا سر ابو شباب کر رہا تھا۔ یہ گروہ امدادی قافلوں کی لوٹ مار اور غزہ کے کالے بازار میں خوارک کی

بلند قیمتیوں پر دوبارہ فروخت کے لئے ذمہ دار تھا۔ غزہ میں ہر کوئی، اور باہر کے بہت سے لوگ، جانتے تھے کہ یاسر ابو شباب کو اس کے اپنے بدوسی قبیلے نے مسترد کر دیا اور نکال دیا تھا، جس نے اسے اور اس کے گروہ کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔

یہ حسباً رہیا نیا نیا تضاد کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ غمایوں کی پرواہ کرنے اور بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے سے انکار کرنے کا دعویٰ کرنا۔ جبکہ یہ وقت مجرما نہ تعاون کاروں کی حمایت کرنا جن کی سب سے بڑی کامیابی اپنے ہی لوگوں سے خوراک چوری کرنا تھی۔

## غداری اور سزا

ہر ریاست، اس کی نظریاتی یا جغرافیائی حیثیت سے قطع نظر، غداری کو ممکنہ طور پر سب سے سنگین جرائم میں سے ایک سمجھتی ہے۔ جنگ کے دوران، اپنے لوگوں کے ساتھ دھوکہ دہی مہلک نتائج کا باعث بن سکتی ہے۔ نہ صرف فوجوں اور حکومتوں کے لئے، بلکہ شہریوں کے لئے بھی جن کی زندگی ان کے معاشرے کی نازک ہم آہنگ پر منحصر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے، تقریباً ہر ملک کے فوجداری اور عسکری قوانین غداروں کے لئے سخت ترین سزا تین مقرر کرتے ہیں، جن میں اکثر عمر قیدیا سزا نے موت شامل ہوتی ہے۔ تاریخ اس طرح کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ کے نازی تعاون کاروں کے ساتھ سلوک سے لے کر سرد جنگ کے دوران جاسوسوں کی سزا نے موت تک، حکومتیں ہمیشہ سخت سزاوں کے ذریعے وفاداری کی تقدیس کا دفاع کرتی ہیں۔

ایسی ریاستوں میں بھی جو سزا نے موت سے ہٹ گئی ہیں، غداری جرائم کی درجہ بندی میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اکثر یہ آخری جرائم میں سے ایک ہے جواب بھی سزا نے موت کے لئے اہل ہے۔ امریکہ میں، وفاقی قانون اب بھی غداری کے لئے سزا نے موت کی اجازت دیتا ہے۔ بھارت، پاکستان اور بولگھہ دیش میں، غداری اور اس سے متعلقہ جرائم جیسے کہ ”ریاست کے خلاف جنگ چھیڑنا“ اب بھی سزا نے موت کے قابل جرائم ہیں۔ یہی بات چین، شمالی کوریا، ایران اور سعودی عرب جیسے ممالک پر بھی لالا گواہ ہوتی ہے، جہاں سیاسی یا جاسوسی سے متعلق الزامات کے لئے باقاعدگی سے سزا نے موت دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ سنگاپور اور مالاٹیمیشیا میں، غداری قانونی طور پر سزا نے موت کا باعث بن سکتی ہے۔ دنیا بھر کی بہت سی حکومتیں اب بھی یہ مانتی ہیں کہ اپنے ملک کے ساتھ غداری ایک اتنا سنگین جرم ہے کہ یہ حتیٰ سزا کو جواز بنتا ہے۔

اور پھر بھی، جب فلسطینی تعاون کاروں کو سزا دیتے ہیں۔ وہ افراد جو بھوکی آبادی تک انسانی امداد کی رسائی روکنے کے الزام میں ہیں۔ انہیں ایک ایسی قوم کے طور پر پیش نہیں کیا جاتا جو اپنا دفاع کر رہی ہے، بلکہ ایک غیر قانونی هجوم کے طور پر جو وحشیانہ

طور پر عمل کر رہا ہے۔ وہی مبصرین جو اپنے ملک میں ایک غدار کی سخت سزا کی حمایت کریں گے یا قبول کریں گے، اخلاقی غصہ ظاہر کرتے ہیں جب فلسطینی اپنے تحفظ کے لئے عمل کرتے ہیں۔

## مارشل لا اور منافقت

لچھ حسپارہ پروپیگنڈسٹ اب کہتے ہیں کہ غزہ میں مبینہ تعاون کاروں کو منصفانہ مقدمہ ملنا چاہئے تھا۔ یہ ایک آسان دلیل ہے، خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو جنگ کے دوران غداری پر رد عمل دینے کے لئے فلسطینیوں کو غیر مہذب کے طور پر پیش کرنے کے لئے بے تاب ہیں۔ لیکن یہ جان بوجھ کر زمینی حقائق کو نظر انداز کرتا ہے: غزہ میں اب کوئی فعال عدالتی نظام موجود نہیں ہے۔ اسرائیل کی تباہ کن مہم کے بعد، کوئی عدالتیں نہیں ہیں، کوئی جیل کی کوٹھریاں نہیں ہیں، اور غالباً کوئی زندہ بچ جانے والے حج یا پراسیکیوٹر نہیں ہیں۔ پورے محلے زین بوس کر دیے گئے ہیں۔ وزارتیں، پولیس اسٹیشن، عدالتیں۔ سب کچھ غائب ہو چکا ہے۔ وہ ادارے جو عام طور پر مجرمانہ تحقیقات اور قانونی کارروائیوں کو سنبھالتے ہیں، بمباری سے خاک میں مل گئے ہیں۔ ایسی حالتوں میں، عدالت میں مقدمہ کی مانگ نہ صرف غیر حقیقت پسندانہ ہے۔ یہ غیر ایماندار ہے۔

بھی وجہ ہے کہ مارشل لا موجود ہے: یہ ایک قانونی ڈھانچہ ہے جو اس وقت کام کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے جب شہری بنیادی ڈھانچہ اب فعال نہیں رہتا۔ مارشل لا کوئی خامی نہیں ہے۔ یہ آخری سہارا ہے جب معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور حتیٰ کہ مارشل لا، جب صحیح طریقے سے نافذ کیا جاتا ہے، مناسب عمل کے لئے وفعات شامل کرتا ہے، اگرچہ ایک سادہ، فوجی شکل میں۔ یہ شاید ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی عدالت کی طرح نہ لگے، جہاں وکلاء سوٹ میں ہوں، لیکن اس کا مقصد اب بھی انصاف کے بنیادی اصولوں کی بیروی کرنا ہے۔ خاص طور پر جب وقت، تحفظ، اور کمیونٹی کی بقا داؤ پر ہو۔

اب اس کا موازنہ اسرائیلی نظام کی واضح منافقت سے کریں۔ اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف دہائیوں سے باقاعدگی سے مارشل لا استعمال کیا ہے، اس لئے نہیں کہ اس کے پاس فعال عدالتیں نہیں ہیں، بلکہ اس لئے کہ مارشل لا ریاست کو زیادہ طاقت اور کم پابندیاں دیتا ہے۔ بچوں کو فوجی عدالتوں میں گھسیٹا جاتا ہے۔ قیدیوں کو میسینوں تک بغیر مقدمہ کے رکھا جاتا ہے۔ سزا تین بغیر عوامی ثبوت کے دی جاتی ہیں۔ اسرائیل کا مارشل لا کا استعمال ضرورت کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ تسلط اور کنٹرول کے بارے میں ہے۔

لہذا جب ناقدین اچانک غزہ میں "مناسب عمل" کے لئے جذبہ دریافت کرتے ہیں، تو اپنے آپ سے پوچھیں: جب اسرائیل نے مغربی کنارے میں شہریوں پر مارشل لا نافذ کیا تو یہ تشویش کہاں تھی؟ جب اسرائیل بغیر مقدمہ کے فلسطینی گھروں کو بلڈوز کرتا ہے

تو یہ کہاں ہے؟ جب انتظامی حراست کا استعمال لوگوں کو بغیر کسی الزام کے غیر معینہ مدت تک قید کرنے کے لئے کیا جاتا ہے؟  
جب بچوں سے بغیر کیل کی موجودگی میں تفتیش کی جاتی ہے؟

یہ انصاف کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ ادکاری والا غصہ ہے۔ قانون اور انسانی حقوق کی زبان کا استعمال کمزوروں کی حفاظت کے لئے نہیں، بلکہ ان لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے جو پہلے سے محصور ہیں۔

## جان بوجھ کر ترک کر دیا گیا

وہ لوگ جو دشمن کے ساتھ تعاون کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، عام طور پر جنگ کے خاتمے پر تحفظ یا اخلاع کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ جاسوسی کا ایک غیر تحریری اصول ہے: جو لوگ غداری کرتے ہیں، انہیں خریدنا پڑتا ہے۔ نہ صرف یہ سوں سے، بلکہ نجات کے وعدوں کے ساتھ۔ وہ ابھنٹ جو دشمن کے علاقے میں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں، شاذ و نادر ہی وفاداری سے عمل کرتے ہیں؛ وہ خوف، مایوسی، یا موقع پرستی سے عمل کرتے ہیں۔ اور وہ تقریباً ہمیشہ توقع کرتے ہیں کہ ان کے ہینڈ لرز جب لڑائی ختم ہو جائے تو ان کی حفاظت کو بقینی بنائیں گے۔

غزہ میں، یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ کیا یاسر ابو شباب اور اس کے "عوامی قوئیں" گروہ کو اسرائیل کی طرف سے ایسی کوئی ضمانتیں دی گئی تھیں۔ تاہم، جو چیز تیزی سے ممکن نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسرائیل نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ یا یہ کہ کبھی کوئی حقیقی معاہدہ موجود ہی نہیں تھا۔ زین سے ملنے والی روپرٹس اشارہ کرتی ہیں کہ جب جنگ بندی نافذ ہوئی، تو یہ تعاون کا رغیر محفوظ چھوڑ دیے گئے، بغیر اخلاع یا تحفظ کے، اور اس معاشرے کے غصے کا سامنا کرنا پڑا جس کا انہوں نے استعمال کیا تھا۔

یہ پہلا موقع نہیں ہوا جب کوئی طاقتو ریاست اپنے مقامی پرنسپریز کو ترک کر دیتی ہے جب ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہی نمونہ افغانستان، عراق اور ویتنام میں دہرا یا گیا، جہاں ترجمانوں، مخبروں اور غیر ملکی فوجوں کی خدمت کرنے والے ملیشیا کو بعد میں چھوڑ دیا گیا، اثر ان کے اپنے کمیونٹیز کے ذریعہ غداروں کے طور پر تعاقب کیا گیا۔ قابض کے لئے، ایسے افراد سہولت کے اوزار ہیں۔ مہم کے دوران قیمتی، لیکن جب مقصد بدل جاتا ہے تو قابل استعمال۔

ڈسپوز ایبل اثاثے، مفید اموات

اگر اسرائیل چاہتا، تو وہ انخلاع کا بندوبست کر سکتا تھا یا انہیں پناہ گاہ پیش کر سکتا تھا، لیکن اس معاملے میں ایسا لگتا ہے کہ ان افراد کی قدر زندگی سے زیادہ موت میں تھی۔ ان کی سزا نے موت مفید ثابت ہوتی۔ فوجی طور پر نہیں، بلکہ بینیاتی طور پر۔ تعاون کاروں کو حماس یا مقامی ملیشیا کے ہاتھوں میں گرنے دینے سے، اسرائیل نے اس بات کو یقینی بنایا کہ یہ لوگ اس قسم کی تیز اور عوامی سزا کا سامنا کریں گے جو بعد میں فلسطینی وحشیانیت کے ثبوت کے طور پر نشر کی جا سکتی تھی۔ حسب ادارہ ایجمنٹوں اور میڈیا نے اس موقع کو ہاتھ سے ہاتھ لیا: گرافک تصاویر اور ویڈیوز شیئر کی گئیں، اخلاقی غصہ تیار کیا گیا، اور ایک سوال بلند آواز میں پوچھا گیا۔ ”فلسطینی حامی اس کی مذمت کیوں نہیں کرتے؟“ یہ صرف ترک کرنا نہیں تھا۔ یہ پروپیگنڈا کی قربانی تھی۔

یہ حکمت عملی ایک ماؤس منطق کی پیروی کرتی ہے: فلسطینیوں کو غیر منطقی، پر تشدد، اور فطری طور پر ”مہذب“ اقدار جیسے کے منصفانہ مقدمات اور انسانی حقوق کو برقرار رکھنے میں ناکام کے طور پر پیش کرنا۔ یہ اسرائیل کو زیادہ اخلاقی فریق کے طور پر پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اجتماعی سزاوں، بھوک کے محاصروں، اور غزہ کے بنیادی ڈھانچے کی منظم بنائی میں مصروف ہے۔ اس بینیانیہ میں، تعاون کا رایک شخص نہیں ہے۔ وہ ایک پرچم ہے، ایک پیارا ہے، اور بالآخر، ایک میڈیا جنگ کے لئے شہید ہے، جس میں دشمن کی وحشیانیت ہمیشہ مکمل طور پر دکھائی دینی چاہتے۔ اس کی زندگی قابلِ استعمال ہے۔ اس کی موت سیاسی سرمایہ ہے۔ اس حکمت عملی کو خاص طور پر مؤثر بناتا ہے کہ یہ متاثرین اور ولن کے کرداروں کو الٹ دیتا ہے۔ غداری، داخلی افتخاری، اور مایوسی کو جنم دینے والی شر اصطیاد کرنے کے جوابہ ہونے کے بجائے، اسرائیل غداری کے ناگزیر نتائج کی طرف اشارہ کر سکتا ہے کہ فلسطینی معاشرہ ناقابلِ اصلاح ہے۔

## کھلے عام نفسیاتی آپریشنز

یہ محض قیاس آرائی نہیں ہے۔ حکومتیں طویل عرصے سے نفسیاتی آپریشنز (psyops) کا استعمال کرتی رہی ہیں تاکہ کنٹرول شدہ لیکس، انتخابی ترک، اور بینیاتی استحصال کے ذریعے عوامی تصورات کو جوڑ توڑ کیا جاسکے۔ سی آئی اے سے لے کر موساد تک، انٹلی جس ایجنسیاں سمجھتی ہیں کہ جنگ اب صرف میدان جنگ میں نہیں لڑی جاتی۔ یہ دماغوں میں، اسکرینوں پر، اور سرخیوں کے ذریعے لڑی جاتی ہے۔

تعاون کاروں کو مرنے دینا۔ اور اس بات کو یقینی بنانا کہ ان کی اموات دکھائی دیں۔ کتنی مقاصد کو پورا کرتا ہے:

- دھمکی: یہ غزہ میں دوسروں کو پیغام دیتا ہے جو تعاون پر غور کر رہے ہیں۔ آپ اکیلے ہیں۔
- غیر قانونی قرار دینا: یہ اسرائیل کو فلسطینی مراجحت کو ظالماً اور غیر قانونی کے طور پر پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

- توجہ ہٹانا: یہ اسرائیلی جنگی جرائم سے توجہ ہٹاتا ہے، ایک تنازع پیدا کر کے جس کے خلاف فلسطینیوں کو اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔
- تقسیم: یہ فلسطینی معاشرے کے اندر عدم اعتماد کے بیچ بوقتی ہے، اس عقیدے کو فروغ دیتی ہے کہ کوئی بھی محفوظ نہیں ہے، حتیٰ کہ اپنوں کے درمیان۔

## مغربی میڈیا میں انتخابی غصہ

اگر آپ غزہ میں جنگ کی مرکزی دھارے کی بین الاقوامی میڈیا کو رنج کی پیر وی کرتے ہیں، تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ انسانی حقوق کا سب سے اہم مستقلہ چند مبینہ تعاون کاروں کی سزا نے موت تھی۔ یہ معاملات - ڈرامائی فیٹچ، بھاری ترمیم شدہ سرخیوں، اور سخت اخلاقیات کے ساتھ نشر کیے گئے۔ نے مغربی نیوز نیٹ ورکس پر حصوں پر قبضہ کیا ہے، سو شل میڈیا کو بھر دیا ہے، اور فلسطینی معاشرے کی نام نہاد "وشنیانیت" کے بارے میں لاتناہی بحثوں کو ہوادی ہے۔

دریں اتنا، فلسطینیوں کی اجتماعی اموات۔ صرف گزشتہ دو سالوں میں 67,600 سے زیادہ اسرائیلی افواج کے ہاتھوں ہلاک۔ کو ایک قسم کی بیورو کریٹک دوری کے ساتھ رپورٹ کیا جاتا ہے۔ اگر اس کا ذکر بھی کیا جاتا ہے، تو یہ اسرائیلی یونیورسٹیوں، فوجی کارروائیوں، یا "حماس کے بنیادی ڈھانچے" کے بارے میں سرخیوں کے نیچے دفن ایک اعداد و شمار کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

یہ تقاوت صرف ادارتی غفلت نہیں ہے۔ یہ بیانیاتی انجینئرنگ ہے۔

6,10، یا حتیٰ کہ 20 تعاون کاروں کی سزا نے موت دسیوں ہزار شہری اموات سے زیادہ سرخیاں کیوں پیدا کرتی ہے؟ جواب اس بات میں مضمرا ہے کہ بین الاقوامی میڈیا کو کس طرح اسرائیلی مصائب کو انسانی بنانے اور فلسطینی مذاہمت کو مجرمانہ بنانے کے لئے مشروط کیا گیا ہے، جبکہ فلسطینی موت کو یا تو مشکوک، اتفاقی، یا افسوسناک طور پر "ناگزیر" سمجھا جاتا ہے۔ اسرائیلی میزائل حملے سے ایک فلسطینی کی موت کو موسم کے واقعہ کی طرح رپورٹ کیا جاتا ہے۔ المناک، لیکن غیر شخصی۔ دوسری طرف، فلسطینیوں کی طرف سے ایک تعاون کارکی سزا نے موت اخلاقی تھیٹر ہے: ایک موقع اینکرز، ماہرین، اور سیاستدانوں کے لئے کہ وہ ایک پوری قوم کی انسانیت پر سوال اٹھائیں۔

یہ کوئی حادثہ نہیں ہے۔ یہ دہائیوں کی غیر انسانی بنانے، نسل پرستی، اور مغربی میڈیا کے نظریاتی، مالیاتی، اور سیاسی طور پر اسرائیلی بیانیوں کے ساتھ ہم آہنگی کانت جہ ہے۔ کورٹج میں عدم توازن اس بارے میں نہیں ہے کہ کیا خبر کے قابل ہے؛

یہ اس بارے میں ہے کہ کیا غالب طاقت کے ڈھانچے کی خدمت کرتا ہے۔

## استثناء کی سنسنی خیزی، معمول کو مٹانا

سزا نے موت پر یشان کن ہے، اور وہ جانچ پڑتاں کی مستحق ہے۔ لیکن غزہ میں، وہ استثناء ہیں، معمول نہیں۔ دوسری طرف، اسرائیلی فضائی حملے معمول ہیں، جنہیں اکثر ”صحت مند حملوں“ کے طور پریان کیا جاتا ہے بہاں تک کہ جب وہ پورے محلے تباہ کر دیتے ہیں۔ ان حملوں نے ہزاروں بچوں کو ہلاک کیا، ہسپتاں کو تباہ کیا، اور ایک آبادی کو بھوک اور اجتماعی نقل مکانی تک پہنچا دیا۔ پھر بھی، ریاست کی حمایت یافتہ صنعتی قتل کی وحشیانیت کو جنگ سے تباہ شدہ گلی میں ایک مشتبہ غدار کے جلوس سے کم جذباتی کو ریج ملتی ہے۔

لیوں؟ کیونکہ تعاون کا کابینی ایک مقصد کو پورا کرتا ہے: یہ مغرب کے گھرے جڑوں والے تعصبات کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ ایک تسلی بخش کہانی سناتا ہے جہاں فلسطینی ہی مسئلہ ہیں، حتیٰ کہ اپنی مصیبت میں بھی۔ جہاں حماس - اور توسعہ کے ذریعے، تمام فلسطینی - غیر منطقی، انتقامی، اور دوسری جگہوں پر متاثرین کو دی جانے والی ہمدردی کے ناقابل ہیں۔

یہ صحافت نہیں ہے۔ یہ نظریاتی بحالی ہے۔

## اختتام

چھلے دوساروں میں، کہانی کو قابض کی عینک سے بیان کیا گیا ہے، زکہ مقبوضہ کے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح تعاون کا۔ ایک یرومنی طاقت کے اوزار - کو اسٹیج کے مرکز میں لا یا گیا، جبکہ اجتماعی قبروں میں دفن بچوں کو غائب کر دیا گیا۔ ہم نے ”مہذب“ لفظ کو سلوک کے معیار کے طور پر نہیں، بلکہ نسلی اور سیاسی برتری کے نیچے کے طور پر استعمال ہوتے سناتے ہیں۔ ہم نے انصاف کے مطالبات کو پروپیگنڈا کے اوزاروں میں مسخ ہوتے دیکھا ہے۔ کمزوروں کی حفاظت کے لئے نہیں، بلکہ ان کی غیر انسانی بنانے کو گھرا کرنے کے لئے۔

حسب ایمانیہ اس الٹ پلٹ پر مختصر ہے۔ یہ الجھن پر پنپتا ہے۔ اس عقیدے پر کہ مقبوضہ کو ہمیشہ اپنے درد، اپنے غصے، اور حتیٰ کہ اپنے وجود کو جواز پیش کرنا چاہتے۔ جب تعاون کاروں کو سزا نے موت دی جاتی ہے، تو یہ وحشیانیت ہے؛ جب غزہ پر بمباری لی جاتی ہے، تو یہ تحفظ ہے۔ جب فلسطینی مراجحت کرتے ہیں، تو یہ دہشت گردی ہے؛ جب وہ خاموشی سے مرتے ہیں، تو یہ امن ہے۔ وہ اخلاقی ترتیب جو ناتوان کو زندہ رہنے کی مذمت کرتی ہے جبکہ طاقتوں کو قتل کرنے کی معافی دیتی ہے، کوئی اخلاقی ترتیب

نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی اسکرپٹ ہے جو سلطنت نے لکھی، میڈیا نے پیش کی، اور وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جو اپنی عکاسی کو لہندرات میں دیکھنے کے لئے بہت یکف ہو چکے ہیں۔

تعاون کاروں کی سزا نے موت ایک انہدام کا علامت ہے۔ ایک ایسی دنیا کا جہاں قانون اور ترتیب کو بمباری سے خاک میں ملا دیا گیا ہے۔

یہ فلسطینی وحشیانیت کا ثبوت نہیں ہے، بلکہ فلسطین پر مسلط گروہ و حشیانیت کا ثبوت ہے۔

## حوالہ جات

• ایسوسی ایڈپر لیس۔ "حماس نے غزہ میں دو درجن سے زیادہ مبینہ تعاون کاروں کو سزا نے موت دی۔" اپنے نیوز، 14 اکتوبر 2025۔

• لی موند۔ "اسرائیل کی غزہ میں مسلح، عوامی قوتوں کی خفیہ حمایت ناکام۔" لی موند انٹرنیشنل ایڈیشن، 10 اکتوبر 2025۔

• رائٹرز۔ "غزہ کے قبیلے نے لوث مار اور تعاون کے الزامات کے درمیان یا سر ابو شباب کو مسترد کیا۔" رائٹرز، 11 اکتوبر 2025۔

• دی ویک (یوکے)۔ "عوامی قوتوں کون ہیں؟ غزہ میں اسرائیل کے پراکسی کے انہدام کے اندر۔" دی ویک، 12 اکتوبر 2025۔

• اقوام متحده کے انسانی امور کے رابطہ کے دفتر (او سی ایچ اے)۔ انسانی اثرات کی صورتحال رپورٹ #59: غزہ پیٹی میں بنیادی ڈھا نچے اور گورننس کے نقصان کی تشخیص۔ 3 اکتوبر 2025۔

• اقوام متحده کا انسانی حقوق کا دفتر (او ایچ سی ایچ آر)۔ "غزہ کی شہری اداروں اور عدالتی نظام کی تباہی۔" پریس ریلیز، 25 ستمبر 2025۔

• یو ایس کوڈٹا مطل 18 § 2381 - غداری۔ امریکی حکومت کا اشاعتی دفتر، 2024 تک نافذ العمل۔

• بی تسلیم - مقبوضہ علاقوں میں انسانی حقوق کے لئے اسرائیلی معلوماتی مرکز فوجی حراست میں نابالغ: مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجی عدالتیں، اپ ڈیٹ 2024۔

• عدمیر قیدیوں کی حمایت اور انسانی حقوق کی تنظیم۔ انتظامی حراست کے اعداد و شمار اور قانونی جائزہ، مسی 2025۔

- اقوام متحده کا انسانی حقوق کو نسل۔ مقبوضہ فلسطینی علاقوں، بشمول مشرقی یروشلم، اور اسرائیل پر آزادیں  
الاقوامی تحقیقات کمیشن کی رپورٹ، A/HRC/59/73، جون 2025۔
- ایسوسی ایڈپریس۔ ”غزہ کی وزارت صحت: ہلاکتوں کی تعداد 600,67 تک پہنچ گئی۔“ اے پی نیوز، 14 اکتوبر 2025۔
- ہاریٹر۔ ”اسرائیلی فوج نے غزہ کی مقامی ملیشیا کا استعمال انٹیلی جس جمع کرنے کے لئے تسلیم کیا۔“ ہاریٹر انگلش ایڈیشن، 9 اکتوبر 2025۔
- انٹر نیشنل کرائنس گروپ۔ جنگ بندی کے بعد: غزہ میں تقسیم اور انتقام، رپورٹ نمبر 248، اکتوبر 2025۔
- الجزیرہ انگلش۔ ”حماس کا کہنا ہے کہ اس نے سزا نے موت سے پہلے تعاون کاروں کو خبردار کیا تھا؛ اسرائیل نے قتل کی مذمت کی۔“ الجزیرہ، 15 اکتوبر 2025۔
- ہیومن رائٹس وارچر۔ اسرائیل / فلسطین: غزہ میں اجتماعی سزا ختم کریں۔ 1 اکتوبر 2025۔
- رپورٹرزو داؤٹ بارڈرز۔ میڈیابیا نیے اور جنگ کی کورتیج: غزہ 2025، اکتوبر 2025۔